نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۱۲ - جلد ۶ | لودیانہ ۲۱ مارچ ۱۸۷۸ع | قیمت فی پرچہ ۹ پائی

غزل تازہ

رقم جو وصف مسیح شہ زمن ہو جائے -
تو اپنا شاخ قلم شاخ نسترن ہو جائے

جو اسکے چہرے پر آجائے گیسوئے مشکیں -
تو صاف ملک حلب کشور ختن ہو جائے

کھلیں جو ہنسنے میں دندان و لب مسیحا کے -
ہنسی ہمن کی ہو بے آبرو عدن ہو جائے

صفت رقم ہو جو عیسیٰ کے روئے رنگیں کی -
تو سادے صفحہ میں کیفیت چمن ہو جائے

دعا یہی ہے شب و روز اپنے منجی سے -
کہ دور دل سے سب اندیشہ و محن ہو جائے

غزل

طبع زاد منشی چمن لال صابر

یارب میں تجھسے آپکو رکھتا جدا نہیں -
میرا ترے سوا ہمدم کوئی دلربا نہیں

تجھسے نہ گر کہوں تو کہوں کس سے حال زار -
معبود اے کریم کوئی دوسرا نہیں

گھیرا ہے غم کی فوج نے مجھ ناتوان کو -
تیرے سوا کوئی سپر مشکل کشا نہیں

رہتا ہوں رنج و فکر و مصیبت میں مبتلا -
دنیا میں زندگی کا میں پاتا مزا نہیں

کیا حال دلکو اپنے یہ صابر بیاں کرے -
پوشیدہ تجھے حال خدایا ذرا نہیں

نور افشاں

روس کی لڑائی میں انگریزوں کا نقصان

یہہ تو آفتاب نیم روز کیطرح روشن ہے کہ روس نے روم جیسی نامی گرامی اور پہلے درجہ کی شجاع قوم کو زور شمشیر مفتوح کر کے فتح کا علم بلند کیا اور شمشیر بہادری کی تواریخ میں نمبر اول پایا اور اگر تدابیر مملکت کے بارہ میں دیکھا جائے تو انکی پالسی بھی بہادری سے کچھ کم درجہ نہیں رکھتی درحالیکہ اُسنے انگلستان جیسی مدبر سلطنت کی پالسی پر ایک طرح سبقت حاصل کی - شروع جنگ میں انگلستان اپنی عادت کے موافق بحر خوض میں غوطہ مارتا ہی رہ گیا کہ آیا روس کو روم پر چڑھائی کی اجازت دیں یا نہ دیں اور اُدھر روس نے بطرف روم پر چڑھائی کر دی بلکہ اپنے دلیرانہ حملوں سے میدان صاف جیت لیا - پھر انگلستان اس سوچ میں پڑا کہ آیا روس کو قسطنطنیہ کے حوالی میں گھسنے دیں یا نہ دیں ہنوز ابھی اسی سوچ میں تھا کہ روس کے گرینڈ ڈیوک نکلس نے رو کے مردان وہاں بھی فتح کا جھنڈا جا گاڑا پھر انگلستان کو شرائط صلح پر جو روس کی جانب سے پیش ہوئی تھیں غور کرنیکا خیال ہوا کہ جو ہمارے مضر ہوں انکی نسبت روم کا انکار اور جو غیر مضر ہوں اُنکا اقرار کرا دیں (وہ شرائط دو قسم کی سنی جاتی ہیں ایک قابل اظہار جو عموماً ظاہر ہو گئیں اور دوسری قابل اخفا جنکو سوائے فاتح اور مفتوح کے تیسرا کوئی نہیں جان سکتا) سو انگلستان اُن شرائط پر غور ہی کرتا رہ گیا اور اُدھر روس نے اُنپر خفیہ ہی خفیہ روم سے منظوری کے دستخط بھی کروا لئے +

انگلستان کی اِس کشمکش کی پالسی نے نہ صرف روس کے دلمیں اپنی جانب سے خواہ مخواہ کی بے اعتباری پیدا کر لی بلکہ روم کی اُمیدوں کو جو ابتدائے جنگ سے انتہا تک انگلینڈ کیطرف لگائے اور تمنا کی آنکھ سے تک رہا بالکل توڑ دیا وہ انگلستان کی اعلیٰ طاقت سے بخوبی آگاہ تھا اور اُمید کئے ہوئے تھا کہ ایک نہ ایک دن میری مدد کیجائیگی مگر اُنکی خاموشی نے اُسکو بالکل نا اُمید اور شکستہ خاطر کر دیا۔ اِس پالسی کی تاثیر کچھ روم و روس تک ہی محدود نہیں نظر آتی بلکہ عجب نہیں اگر ہندوستان کی ملحقہ سلطنتوں تک پھیل جاوے اور اُنکے دلوں پر روس کی بہادری کا پورا نقشہ جم جاوے اور اگر ایسا ہوا تو یہہ امر نہ صرف انگلستان بلکہ خاص ہندوستان کے حق میں طرح طرح کی مشکلات کا باعث ہوگا +

کاش انگلستان بجائے خاموش رہنے کے بلحاظ مذہب اوائل میں ہی روس کا طرفدار ہو کر روم کو اِس لڑائی سے باز رکھنے کی کوشش کرتا تو گمان غالب تھا کہ روم کبھی سر اُٹھانے نہ پاتا لاکھوں بندگان خدا کی جانیں جو تلف ہو چکی ہیں نہ ہوتیں دونوں عظیم الشان سلطنتوں کا روپیہ جو بارود کیطرح اوڑا اوڑنے نہ پاتا عیسائی رعایا کی آزادی جو ظاہرا اِس جنگ کی علت غائی مشہور تھی بلا صرف زر اور خونریزیوں کے خاطر خواہ طور پر ظہور میں آتی نہر سوئز کیطرف سے کسیطرح کا اندیشہ نہ ہوتا ابنائے ڈارڈنیلز کا استعمال بلا خیال کسی مزاحمت کے حاصل رہتا ہندوستان کا بیشمار چندہ جو ترکی مجروحوں کی نذر ہو چکا ہے بالکل بیجا نہ پڑتا اور وہی ہندی زر گنجت قحط زدگان ہند کے کام آتا صدہا جانیں بھوکھ کے مہلک پنجہ سے بچ جاتیں اور اِس ملک میں ٹیکس جدید کے لگائے جانیکی جو گونہ بلا بر بلا ہر شاید ضرورت نہ پڑتی صرف ایک انسداد جنگ سے کئی کام نکل آتے ایک نتیجہ دو کاج چھوڑ کے کئی کاج کا مثل راست آتا مگر افسوس ہمارے مدبر اعظم سلطنت نے میر منّو کی بانس* میں کئی مفید موقعہ ہاتھ سے کھو کر اخیر وقت میں اپنے متعلقات کی حفاظت کا تردد کیا اور جنگی سامان جمع کر کے آہنی جہاز ابنائے ڈارڈنیلز میں بھیجا ہی اب دیکھا چاہئے انجام کیا ہوتا ہے فی الحال تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ ع ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔

* حاشیہ زبان زد عام ہے کہ محمد شاہی عہد میں میر منّو لاہور کا صوبہ دار تھا اُسکی عدالت سے ایک یتیم لڑکے کو پھانسی کا حکم ملا لڑکے کی ماں جسکا دنیا میں وہی ایک چشم و چراغ اور عصائے پیری تھا میر منّو کی حضور میں بہ جگر سوختگی ملتجی ہوئی کہ میرا بچہ محض بیگناہ مارا جاتا ہے میر صاحب نے جواب دیا کہ بانس پیچھے ٹھہر جاؤ بڑھیا نے کچھ دیر کے بعد پھر عرض کی جواب ملا کہ بانس۔ غرض جب لڑکے کو مشکیں باندھ پھانسی کے لئے لے ہی چلے تو پھر بڑھیا نے چلا کر جان بخشی کی درخواست کی مگر حکم وہی ملا کہ بانس حتیٰ کہ جب لڑکے کو لٹکا دینے کی تیاری ہوئی اور بڑھیا نے رو پیٹ کر واویلا مچایا تو پھر بھی یہی جواب ملا کہ بانس آخر بیچاری نے مایوسی سے دیوانی ہو کر باواز بلند کہا کہ تیرے پڑیں بڑی بانس پر اُسنے میر صاحب کے گھر بار لوٹ لیا اور ابھی بانس چلی ہی جاتی ہے۔

بقیہ خدا تعالیٰ کے اِنصاف کے فیصلے یا نہیں بلکہ اُس ثبوت میں کہ اِنسانکی نجات کے لئے پاک شریعت کو گناہ کا مقبول کفارہ لازم اور واجب ہے

بلکہ خود شارع ہو کر پہچانتا ہے کہ مخلوقات کے نیک بند و بست اور کائنات کی بہتری کے لئے عین لازم ہے کہ نافرمان لوگ ابد الآباد ہلاک ہوں۔ پس کون اُسکو روک سکتا ہے کس میں اتنی قدرت ہے کہ خدا کی عدالت کو اُسکے واجبی حق سے باز رکھ سکے۔ اُسکے نا متغیر اِنصاف کے سبب روئے زمین کے سارے گنہگار باشندے حقیقت میں مُردے گنے جاتے ہیں بلکہ یقین ہے کہ آخرش خدا کے قہر کی شدت سے ہر ایک نا مغفور گنہگار آٹے کی مانند پیسا جائیگا۔ پس محمدی لوگ کیسی بیہودگی سے رحم کے اُمیدوار رہتے ہیں جبکہ وے خدا کے اِنصاف کو قبول نہ کر کے اُسکی حقارت کرتے ہیں اور کیسی حماقت سے نجات کی توقع رکھتے ہیں جبکہ وے اُس حقیقی حکمت پر نظر بھی نہیں کرتے جسکو خدائے عادل نے اُس نعمت کے بخشنے کے لئے ٹھہرایا ہے +

پھر ناظر محمدی کو دیکھنا چاہیے کہ اگر یہہ بات سچ ہے کہ اگر شریعت کا فتویٰ بڑی سختی کے ساتھ عمل میں نہ لایا جاوے تو شریعت حقیر ہوگی اور خدا جھوٹا ٹھہریگا اور گنہگار گناہ کرنے میں حمایت پاوینگے تو پھر ممکن نہیں کہ اِنسان کی روح اپنے نیک اعمال کے سبب اُس فتوے سے بچ جاوے۔ غرض وہ



روح جو صغیرہ گناہ کرکے قصوروار ٹھہرتی ہے وہ بھی اپنی کسی تدبیر یا عمل کے وسیلہ خدا کی عدالت سے حمایت نہیں پا سکتی۔ اگر ناظر ایک لحظہ غور کرے تو ہم یہاں جو بات بیان کرتے ہیں اُسکے ناممکن ہونیکی بابت ضرور قائل ہو جائیگا۔ اُسکو جو حقیقت ہمنے اوپر ذکر کی ہے اُسپر اچھی طرح لحاظ کرنا چاہئے یعنے شریعت کی حفاظت کے لئے شریعت کا فتویٰ مقرر ہو کر اگر وہ فتویٰ عمل میں نہ لایا جاوے تو شریعت حقیر ہوگی اور خدا جھوٹا ٹھہریگا اور گنہگار گناہ کرنے پر حمایت پاوینگے اِسلئے ایسی بھاری بُرائیوں کے روکنے کے واسطے خدا کے انصاف کا خاص کام ہے کہ اُس فتوے کو عمل میں لانے کی خاطر ہمیشہ نگہبانی کرے۔ پس ناظر محمدی بتاوے کہ آپ اُس انصاف کے پنجے سے کس ڈھب یا کس حکمت اور کوشش سے بچ سکتا ہے گنہگار اپنے بچاؤ کے لئے کتنی ہی کوشش کرے تو کیا خدا اپنی شریعت کا حقیر ہونا اپنا جھوٹا ٹھہرنا اور گنہگاروں کا گناہ پر حمایت پانا قبول کریگا۔ شاید اِسبابت ناظر محمدی اپنی قوم کے ناحق عقیدہ کیطرف رجوع کرکے جواب دیگا کہ اگرچہ میں اپنے بچانیکے لئے کچھہ نہیں کر سکتا تو بھی محمد پر ایمان لانے سے مجھے بچنے کا بھروسا ہے کیونکہ قرآن میں ویسا وعدہ موجود ہے۔ اِس جواب کے برعکس سوال مذکور اب تک باقی رہتا ہے کہ کیا ہو سکتا ہے کہ خدا محمد پر ایمان لانے سے اپنی پاک شریعت کا بے عزت ہونا اپنا جھوٹا ٹھہرنا اور گنہگاروں کا حمایت پانا قبول کریگا۔ ہم محمدیوں کے جواب کے منتظر ہیں۔ اگر کوئی محمدی اِس معقول سوال سے لاجواب ہو کر سرکشی سے کہے کہ ہاں محمد کی خاطر البتہ خدا شریعت کا بے عزت ہونا اور اپنا جھوٹا ٹھہرنا اور گنہگاروں کا حمایت پانا قبول کریگا تو اُس شخص کو چاہئے کہ کتب مقدسہ کے برحق کلام کو کان لگا کر سُنے بلکہ اُس خوفناک لعنت سے ڈرے جسکو خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے جو آدمی پر بھروسا رکھتے ہیں مقرر کی ہے۔ دیکھو کتاب یرمیاہ کے باب ۱۷ میں لکھا ہے کہ ملعون ہے وہ جو آدمی پر بھروسا رکھتا ہے اور بشر کو اپنا بازو جانتا ہے اور جسکا دل خداوند سے پھر جاتا ہے۔ کتب مقدسہ کی ایسی خوفناک سچی بات کے روبرو ہم ایسے گستاخ لوگوں سے بے تکلف کہتے ہیں کہ خدا کا کلام پہلے ہی سے تمہارے مُنہہ کے لئے لگام کی مانند ہے بلکہ بے توبہ آیندہ تمہاری جان لینے کے لئے دو دھاری تلوار کی جگہہ ہوگا۔

مگر ہم صاف دل اور غور کرنیوالے محمدیوں سے مجوز ہو کر عرض کرتے ہیں کہ اے انسانو اور بھائیو اور بہنو نہایت ضروری مقدمہ سے مُنہہ نہ موڑو کیونکہ اُسپر ہمیشہ کی زندگی یا موت موقوف ہے۔ اُسکو آزماؤ اور خوب جانچکر دیکھو آنکھوں میں نیند آنے نہ دو بلکہ پلک لگنے مت دو جب تک کہ خدا کی پاکی اور حقیقت اور انصاف کے موافق اُسکا فیصلہ نہ ہو۔ خدا کی کامل پاکی کو جسکے باعث وہ گناہ سے نفرت بے نہایت کرتا ہے یاد رکھو۔ اُسنے جو شریعت جاری کردی ہے بلکہ اُسکی نافرمانی کرنیوالونپر جو فتویٰ مقرر کیا ہے اُسکو بھی یاد رکھو۔ اُسکے سوا اگر شریعت کا فتویٰ عمل میں نہ لایا جاوے تو پاک شریعت بے عزت ہوگی خدا جھوٹا ٹھہریگا اور گنہگار گناہ کرنے پر حمایت پاوینگے سو اُسکو خبرداری سے یاد رکھو۔ آخر کار خدا کی لامتغیر انصاف شریعت کے دہنے ہاتھ کھڑا ہو کر یوں اشتہار دیتا ہے کہ ہرگز ہرگز شریعت بے عزت نہوگی خدا جھوٹا نہ ٹھہریگا اور گنہگار گناہ کرنے میں حمایت نہ پاینگے اُسکو بھی خوب یاد رکھو +

باقی آیندہ

منقولات

یورپ کے سب کام گول ہیں

(از ناصر الاخبار)

نیوٹرل لفظ انگریزی ہے اصطلاح قواعد جنگ میں اُسکو کہتے ہیں کہ دو لڑاکا سلطنتوں سے اپنے کو الگ اور علیحدہ رکھے اور بیچ میں نہ پڑے جسکو ہم محب طرفین اور شاعر لوگ تماشا بین۔ عوام آگ لگاؤ۔ وزرا منتج اُمید۔ امرا وسعت سلطنت۔ رعایا اپنی عافیت۔ لشکر موت سے امان۔ ساہوکار بے جھوکم دستاویز۔ اہل حرفہ جھوٹی اُمید۔ وکلا خموشی۔ عقلمند انتظار وقت کا۔ نادان گھبراہٹ۔ تجربہ کار بُرائی یا بھلائی دشمن بیجا کارروائی۔ دوست ہوشیاری۔ نامراد اچھا ہوا۔ شجیع بزدلاپن کہتے ہیں مگر لنڈن کے وزرا دانشمند نیوٹرل کے یہہ معنے کرتے ہیں کہ ڈارڈنلیس ومیڈیٹرینین تک روس نہ آئے +

فرانس یہہ معنے کرتا ہے کہ جغرافیہ میں کوئی تغیر نہو۔

آسٹریا یہہ معنے سمجھتا ہے کہ ہمارے ہمسایہ میں کوئی نئی خودمختار سلطنت قایم نہوجاے +

اٹلی اسکے معنے یہہ خیال کیا کرتا ہے کہ ہمارے جہازونپر بحر روم میں کوئی روک نہو +

جرمن اسکے یہہ معنے کہتا ہے کہ خفیہ روس کو تائید دے اور ظاہر میں دولت انگلشیہ کو فریب میں رکھے +

ٹرکی یہہ معنے کرتے ہیں کہ سب نصارا ایک ہیں ہم کو تنہا لڑنا چاہئے +

ہندوستان بہت سے کرتا ہو کہ انگریزی ترکی کا ساتھ نہ دینگے اور ہمارے ہندوستان پر آشوب لائینگے۔ بہرکیف لفظ نیوٹرل کوئی بلور کا گولہ ہو جدھر چاہو لڑکا لو چنانچہ یہہ گولہ لنڈن میں سے لڑکا اور لڑکتا ہوا قسطنطنیہ کے پاس آنکر ٹھہرا ہوا اب دیکھا چاہیے کہ اور بھی لڑکتا جاتا ہو یا وہیں ٹھہر جاتا ہو۔ ہماری عقل تو یہہ چاہتی ہو کہ قسطنطنیہ سے بھی آگے لڑک کے بحر مار مورہ میں گریگا اور وہاں سے لڑکتا ہوا عدن میں آنکر تھوڑا ٹھہریگا اور پھر وہاں سے بندرہ گال پر آکر بمبی کے چوراہے میں پھٹ جائیگا جس وقت اُس گولے کو لارڈ ڈربی نے اپنے دونوں ہاتھوں کے زور سے چھوڑا تھا لارڈ کارنروارنے اُنپر دولاتیں اور لگا دی تھیں لارڈ گلاڈسٹون و لارڈ سلسبری تو اُسکو بہت دور تک دوڑاتے رہے بلکہ لڑکاتے لڑکاتے قسطنطنیہ پہونچا دیا اب معلوم نہیں کہ وہانسے بھی آگے کہاں تک دوڑاتے ہیں۔ ای ہندوستان تو آبادرہ اس گولے سے کچھ نہوگا کہ ملکہ انگلینڈ کا خاندان بہت قدیم اور ہشیار ہو مگر کیا کریگا کہ انگلینڈ کا ہر ایک کام اب گول ہی گول ہو وزرا کی عقل گول ہو شراب کی بوتل گول ہو گلاس وین کا گول ہو۔ ٹوپی گول ہو رائے گول ہو قسمت گول ہو پھر نیوٹرل کیوں نہ گولہ بنیگا اور کام کیوں نہ گولہ ہوگا۔

مراسلات

بقیہ بیدار ہو

صاحبو۔ اگرچہ میرا قصہ لنبا چوڑا ہو۔ اور شاید بعضوں کی تکلیف کا باعث ہو مگر ہر دانا دل اُسسے عمدہ نتیجہ نکال سکتا ہو اور اپنی محنت کا فایدہ اُٹھا سکتا ہو +

پنجاب کے کسی ایک گانوں میں جو اپنے قرب و جوار کے گانوں سے بڑا اور خوبصورتی میں مشہور تھا۔ وہاں علاوہ ہندو و مسلمانوں کے خدا کے مسیحی بندے بھی سکونت کرتے تھے۔ وہ نام کے عیسائی نہ تھے۔ بلکہ نمونہ کے لایق تھے۔ پادری وہاں کا ولایتی تھا مگر آجکل کے عام پادریوں کی طرح نہیں جنپر یہہ مثل صادق آتی ہو +

چو دیدم عاقبت گرگ بودی

وہ آدمی نہ تھا۔ مگر فرشتہ تھا جو انسان کے لباس میں لوگوں کو اپنا پیارا اور سچا ایمان دکھا کے اپنے ہمسایوں اور دیگر لوگوں کو گرویدہ احسان بناتا تھا۔ اُسکے بال بچے بھی گویا فرشتہ طینت تھے۔ پادری صاحب کے نیک چال چلن اور مسیحی دین کی صاف اور صحت بخش تعلیم نے بہت لوگوں کے دلکو چھیدا اور مسیحی ہوئے یہاں ایک بڑا بھاری مشن سکول تھا جس میں صرف غیر قوم کے لڑکے ہی تعلیم پاتے تھے۔ پھر اُس سکول سے بہت طلبا مسیحی بھی ہو گئے جنپر لوگوں نے اِتنا غل کیا کہ کچھ بیان نہیں۔ پادری صاحب کے گھر کو گھیر لیا اور دُکھ تکلیف دینی شروع کی۔ مگر جب دیکھا کہ لڑکے اب نہیں باز آتے۔ تو اپنے کام سے جو وہ کرتے تھے جسسے خدا ناراض تھا کہ اُسکے بندوں کو تکلیف دیجاتی تھی باز آئے۔ مگر

جو منکر ہیں نہیں وہ باز آسکتے گناہوں سے
سنیں شیطان سے گو حضرت آدم کا افسانہ

تب انہوں نے اپنے دل میں یہہ ٹھانا کہ اگر اسی طرح لڑکے عیسائی ہوتے گئے تو بس ہماری کمائی خاک میں مل گئی۔ اگر لڑکوں کو سکول سے اُٹھا لیں تو یہاں کوئی اَور دوسرا مدرسہ نہیں ہو جس میں وے تعلیم پائیں اور نہ ہم میں اتنی طاقت ہی ہو کہ اپنی گرہ سے کوئی اُستاد طلب کریں اور نہ یہہ اُمید ہو کہ عرض کرنے سے یہاں گورنمنٹ سکول ہوسکتا ہو۔ پس کوئی ایسی تجویز کرنی چاہیے کہ سانپ بھی مرجاے اور ڈنڈا بھی بچ رہے کیا معنے کہ لڑکے سکول میں پڑھتے بھی رہیں اور عیسائی بھی نہ ہوں۔ اب یہہ لوگ شیطانی منصوبہ باندھ رہے گو یا کسی کے روکنے سے خدا کا کام بند ہو سکتا ہو۔ آخر کار ایک بات نکال ہی چھوڑی +

باقی آیندہ

خط

بخدمت جناب مہتمم صاحب نورافشاں سلامت +

بعد سلام گذارش ہو کہ ایک مضمون بطور اشتہار روانہ خدمت ہو اُمید کہ درج اخبار فرماکر ممنون کرینگے۔

زیادہ نیاز۔ احقر صفدر علی

(آبحیات وغذائے روح)

اردو اور ہندی بولنے والے ہندوستانی مسیحی اور انکی کلیسیا یعنے جماعتوں کے استعمال اور فایدہ کے لئے فقیر کا چند سال سے ارادہ رہا کہ دونوں کتابوں مذکورہ کی تالیف کیجاے۔ بلکہ زیادہ ضرورت سمجھ کر انکا آغاز بھی کیا۔ لیکن اِس سبب کہ دونوں کے لئے مصالح کم تھا صرف ایک ہی آخیر رسالہ کو سر دست چھپا دینا غنیمت سمجھا۔ چنانچہ غذائے روح ایک خاص ترتیب کے ساتھ ۱۸۷۰ء میں ٹریکٹ سوسائٹی کی

مدت سے مطبوع ہوئی اور اُس میں متعدد قسم اور مضمون کے اشعار اُردو سخنوران مسیحی کے درج ہوئے۔ اسکے بعد ابتک کتنے ہی اور عیسائیوں کے کلام بزاد فقیر کو ملے اور ملتے جاتے ہیں بلکہ دو تین عالی دماغ صاحبوں نے مجموعہ سخن اپنے بھی مرحمت فرماکر ممنون کیا۔ اور اسوجہ سے اب موقع پاکر فقیر کا ارادہ ہی کہ دونوں رسالوں مذکور کو ترتیب حسب تفصیل ذیل دے ✦

انجیلات میں اپنے خداوند یسوع مسیح نجات دہندہ کے حالات روز ولادت سے عروج آسمان تک بلکہ بعض پیش گوئیاں وہ وقایع و سوانح قبل پیدایش اور بعد عروج کے بھی سلسلہ وار بطور تاریخ کے نثر اور نظم دونوں میں درج کرے نہ بطور دلیل و دلائل و اثبات و حوالہ کتب وغیرہ بلکہ صرف بطور عرض حالاتِ واقعی و گذارش واقعات قطعی جو سامعین کو رغبتِ خاطر سے سُننے اور انشراح دل کے لئے مفید اور خداوند کے فضل اور توفیق سے روحانی فایدہ پہنچانے میں مددگار اور شاعرانہ فراق میں شیرین ہو جسکا مختصر سا نمونہ آزاد مرحوم کا رسالہ التجائے عاصی اردو میں اور رگت کمتا ولی جانفصاحبکی ہندی میں ہے ✦

غذائے روح میں صرف ایسے روحانی اور ربانی اشعار ہر قسم اور مضمون کے رکھے جاوینگے جو عبادت عام کے وقت گانے کے قابل ہوں۔ نہ کسی دوسرے قسم کے مضمون کے۔ اور چونکہ یہ دونوں رسالہ عام مسیحیوں اور کلیسیاؤں کے استعمال اور فایدہ کے لئے مطلوب ہیں اسلئے کسی ایک یا دو شخصوں کا کلام اُن میں درج ہونا کافی نہ سمجھ کر فقیر چاہتا ہی کہ جسقدر زیادہ سخنوروں کے کلام بزاد نظم اور نثر مل سکیں اُن میں درج کئے جاویں کہ ہر شخص نے جا بجا انعام خداوند سے پایا ہی۔ اور اس سبب سے کہ فقیر بے نوا اس کار خیر میں صرف دوسرے مخیروں کی بخشش سے توشہ جمع کرنا چاہتا ہی اور خود ان رسالوں کا صرف جمع اور ترتیب دینے والا بطور نقل نویس کے ہی اسلئے ارباب ہمم اور صاحبانِ سخن کی خدمت میں چند گذارش بھی پہلے سے کرنا مناسب جانتا ہی کہ توجہ فرماکر اِن پر لحاظ ہو۔

(۱) جو صاحب مہربانی فرماکر اپنا یا کسی دوسرے شخص کا کلام نظم یا نثر عنایت فرمائیں وہ آخر جولائی ۱۸۸۸ء تک مرحمت کریں ✦

(۲) نظم مذکور صرف ہندوستانی اردو یا ہندی میں ہونگی درج ہوگی۔ انگریزی نیتوں کے اشعار وں وغیرہ کی جداگانہ کتابیں موجود ہیں وہ اس میں درج نہونگی ✦

(۳) نظم اور نثر مطلوب زبان اُردو کے سوا سادی ہندی خاص کر برج بھاشا اور پنجابی بھی اور آسان فارسی کے تھوڑے اشعار بھی اِن رسالوں میں شامل کئے جاوینگے کہ ہمارے ملک میں گانے کی مجلسوں میں خصوصاً مجالس عشار الہی میں شل شیر و شکر خوشگوار اور شیرینی کے وقت مثل نمک کے ذایقہ دار ہوتی ہیں ✦

(۴) یہہ بات تو صحیح ہی کہ پابندی قواعد و ضوابط نظم اور نثر کی ضروری اور التزام فصاحت اور بلاغت کا لابد اور رعایت صنایع بدایع کی کلام کے لئے زیور اور زیبائش ہی لیکن نہ اسقدر اور اسطرح کہ صرف لفظوں ہی لفظوں کا اہتمام ہو بلکہ بیان معانی اور مطالب عمدہ اور مقاصد پسندیدہ کا مقدم اور مقصود بالذات رکھا جائے اور اسکے سوا اپنے ملک کے عشق مجازی کے شعر لکھنے والوں کی طرز کو جو ایک مدت سے گویا ہمارے ملکی شاعروں کو دایمی مرض کی مانند لگ گیا ہی بالکل کنارہ کرنا واجب ہی۔ اسی طرح سے غیر قوموں کے جسمانی چیزوں اور خیالوں کے بیانوں بلکہ اُن کی طرف اشارہ اور کنایہ کرنے سے بھی پرہیز کرنا ہم مسیحیونکو ضرور ہی۔ وے لوگ تو صورت و شکل اور قد و قامت اور خط و خال اور چہرہ و رخسار اور پوشاک و خوراک اور زیب و زینت ظاہری وغیرہ ذکر یا اُنکی طرف اشارہ اِس وجہ سے کرتے ہیں کہ اُن کے معبودوں اور پیشواؤں کے پاس اور اُنکی تعلیمات میں جسمانی باتوں کے سوا روحانی ہوں میں بہت کم خوبیاں تھیں لیکن ہمارے لئے تو ہمارے پاس ہمارے پیشواؤں خصوصاً ہمارے خداوند کے خصوصاً روحانی نعمتوں کے خزانے موجود اور معارف ربانی اور آسمانی کے سمندر بہ رہے ہیں۔ پس اس حالت میں ہم جسمانیونکی کیوں تقلید کریں۔ میں قبول کرتا ہوں کہ اُن لوگوں میں سے جو لوگ نازک خیال اور صافی نفس اور صوفی مشرب لوگ ہیں وہ اُن جسمانی چیزوں اور باتوں کو روحانی طور پر سمجھتے ہیں لیکن بہ تکلف اور لاچاری سے کہ اُن کے پاس اصل سرمایہ جسمانی ہی۔ بخلاف ہمارے کہ ہمکو خداوند نے راس المال روحانی اور آسمانی بخشا ہی اسلئے جسطرح ہمارے تصورات اور خیالات اُسی طرح ہمارے کلام اور الفاظ بھی روحانی معانی اور معارف سے بھرے ہونے چاہئیں۔ اسیطرح ضرور ہی کہ عشق و محبت الٰہی کے بیان میں بخوبی یاد رکھنا واجبات سے ہی کہ غیر قوموں کا عشق فصل کا ہی کہ اُنہوں نے نہ خدا کو جانا نہ پہچانا صرف نام سنا اور مانا اور اِسلئے اپنے کو خدا سے دور اور مہجور دیکھکر عالم فراق میں ساری عمر لغرے مارے اور اسی حکایت اور شکایات میں نالاں رہے بخلاف ہم مسیحیوں کے کہ خداوند خدا خود ہمارے پاس آیا اور ہم میں رہا

ہمنے اُسکے ساتھہ محبت نہ کی تھی پر اُسنے ہمارے ساتھہ محبت بے نہایت کی اور اس لئے اب ہمارا عشق الہیٰ فصل کا نہیں بلکہ وصل کا ہی کہ وہ اپنے پاک روح کے ذریعہ ہم میں ہر وقت رہتا ہی اور ہر ایماندار کے دل میں دایمی سکونت رکھتا ہی۔ اسلئے اُن لوگوں کے عشق اور محبت کی باتوں اور ہماری شہباد تو میں زمین آسمان کا فرق ہی۔ پس شعر و سخن میں بھی ایسے امور کے بیان میں غیر قوموں کے ویسے خیالات اور بیانات سے اجتناب واجب ہی۔ غرض کہ زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہی۔ ہماری ہدایت کے لئے چند اچھے نمونے ہمارے پاس موجود ہیں۔ اول خود کلام الہی زبور کے اشعار۔ دوسرے متقدمین اور متاخرین مقدسین کے اشعار جو عام عبادتخانوں میں مستعمل تھے اور ہیں چنانچہ اسوقت جو کتاب الہی اشعار کی چرچ آف انگلینڈ میں بزبان انگریزی رایج ہی نہایت پسندیدہ ہی اسکے سوا خود ہماری ہی اردو اور ہندی زبانوں میں زبور اور گیت اور گیت اور بھجن اور گیت سنگرہ اور گیت سنگرہ اور اینٹ روڑہ وغیرہ موجود ہیں اور منغیات سانکھی وسوری قابل لحاظ ہیں غرضکہ ان کتابوں سے مطالب و مقاصد عمدہ لیکر اور منتخب و ترجمہ کرکے اپنی زبانوں اور وزنوں اور عبارتوں میں بہت اچھا مجموعہ تیار ہو سکتا ہی اگر ہمارے ہمعصر معزز سخنور توجہ فرمائیں +

(۵) فقیر کو بڑی اُمید ہی کہ ہم لوگوں کی حاجت پر نظر فرما کر جناب حسن علی صاحب سفیر اور منشی امام الدین صاحب شہباز اور منشی شنکر دیال صاحب فرحت اور منشی اشرف علی صاحب آشفتہ اور جان انجلو صاحب اور بابو جان صاحب منصور اور مولا داد خانصاحب روح اور اُن کے سوائے دوسرے اہل سخن جنکے شعر و سخن کا تمام کلیسیا میں غلغلہ ہی ضرور توجہ فرما کر ان رسالوں کے اتمام میں سعی موفوراہ فرما کر مرہون احسان کرینگے +

فقیر حقیر صفدر علی از ساگر ممالک متوسط ہند

خط

مُربی صاحب اخبار نورافشاں سلامت +

تسلیم۔ غزل مرقومہ ذیل بذریعہ نورافشاں دیسی برادران مسیحی کی خدمت میں پیش کرکے ملتجی ہوں کہ اگر کوئی صاحب اسکے شعر و نیز تین تین مصرع طبع زاد خود سے گرہ لگا کے اسکو مخمس کریں تو موجب شکر گذاریکا ہوگا یہہ غزل تو تصنیف نہیں ہی مگر اس لئے کہ میں بھی اسکو تضمین کرونگا اور یقین ہی کہ مسیحی بھائی جنکو شعر و سخن میں مذاق ہی اسکو تضمین کرنے میں طبع آزمائی فرمائینگے

زیادہ نیاز۔ بندہ حسن علی سفیر

غزل

ہوا ہے خون عیسیٰ حق نے کی ہمکو عطا کیسی۔
تپ عصیاں کو حاصل ہوگئی دم میں شفا کیسی

ہمنے ذاتِ مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے۔
تیری صورت سے ظاہر ہوگئی شانِ خدا کیسی

مسیح کے نقدِ جاں دینے سے مالامال ہیں مومن۔
زرِ ایماں سے پُر ہی کیسۂ طلب صفا کیسی

درِ عیسیٰ پہ ہو جا خاک یہہ اکسیر اعظم ہی۔
مہوس ڈھونڈھتا پھر تا عبث ہی کیمیا کیسی

قطعہ

میرا نخل تمنا بے ثمر تھا باغ عالم میں۔
سموم یاس نے کی روز شب مجھپر جفا کیسی

نسیم لطف سے تیری گل مقصد کھلا اپنا۔
تجھی سے بارور ہی شاخ نخل مدعا کیسی

محبت میں تیری ہم مرشیں بس زندگی یہہ ہی۔
کسے کہتے ہیں مرنا موت کیا ہی اور قضا کیسی

سفیر اب تو بھی ہو سو جاں سے قربان اُس مسیح پر۔
کہ جسنے تیری خاطر کی ہی اپنی جاں فدا کیسی

اخبارات مُلکی وولائتی

اُمید ہی کہ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمال و مغرب بارھویں اپریل کے قریب لکھنو سے ینی تال تشریف لیجاوینگے +

آرمینیا کے اُس حصہ کی آبادی میں جسپر جنگ کیواسطے روسیوں کا قبضہ ہوگا ۶۱۰۷۴۴ مرد ہیں جن میں ۱۴۰۰۱۱ ارمنی اور ۲۰۷۴۹ کرد اور ۲۵۰۹۱۸ اترک اور ۲۵۰۹۸ قزلباش اور ۲۰۰۰۰ تاتاری ہیں آرمینیا دو گورنمنٹ میں تقسیم کی جاویگی اور اس میں چھہ ضلع ہونگے یعنے ہالڈر۔ بایزید۔ وان۔ مس۔ اریوان اور کرس یہہ ضلع نہایت سیراب ہیں اور روسی کمشنروں کو ایسا یقین ہی کہ اخراجات بندوبست کے مجرا کرنے کے بعد انکو بیس لاکھہ روبل کا منافع حاصل ہوگا +

نواب لفٹنٹ گورنر نے جدید لیسنس ٹکس کی آمدنی کا تخمینہ ۹ لاکھہ روپیہ اور لوکل ریٹ کا تخمینہ چار لاکھہ پچیس ہزار کیا ہی +

سینٹ پیٹرسبرگ سے یہہ خبر آئی ہی کہ چین والے جو ضلع کلجا کو روسیوں سے طلب کرتے ہیں اسکی نسبت غالباً روس اور چین کے درمیان جھگڑا پیدا ہوگا۔

اسپر روسیوں نے سنہ ۱۸۷۱ء میں مسلمانوں کی بغاوت کے انسداد کی غرض سے قبضہ کیا تھا مگر شہنشاہ روس نے صاف صاف یہہ بات کہدی تھی کہ جس وقت کاشغر میں چین کی حکومت پھر قایم ہوجاویگی تو وہ اُس ضلع کو خالی کر دینگے مگر روس اب اپنے وعدہ کی ایفا سے انکار کرتا ہی + از وکیل ہندوستان

مدراس میں قحط کی شکایت اب رفع ہوتی جاتی ہی مگر گورنمنٹ کا ارادہ ہی کہ ماہ جون تک امدادی کام جاری رہے +

کلکتہ میں شدت سے ہیضہ ہی بہت سے بندگان خدا ضایع ہوتے جاتے ہیں + از نسیم سحر

ناسک اور نگر میں گرانی غلہ کی وجہ سے گورنمنٹ بمبئی نے حکم دیا ہی کہ جلد خیرات خانے کھولے جائیں +

از نسیم سحر

ٹائمس آف انڈیا کو لنڈن سے خبر آئی ہی کہ سینٹ پیٹرسبرگ کے ایک ٹیلیگرام سے معلوم ہوتا ہی کہ بہت سے خزانے اور آلات جنگی ترکستان کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ یہہ اس لحاظ سے ہی کہ ہندوستان میں تہلکہ مچاویں یا سرحدی امورات میں خلل انداز ہوں + از نسیم سحر

آگرہ میں قحط کی شدت ہی روزمرہ بندگان خدا کو روز خیرات خانوں سے مدد ملتی ہی +

اخبارات تاربرقی

لنڈن - ۱۱ مارچ - کل رات کو ہوس آف لارڈز میں لارڈ ڈربی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہہ جو افواہ ہوئی تھی کہ انگلینڈ نے یہہ صلاح دی تھی کہ یونان کو کانگرس میں شامل کیا جاوے [illegible] ولایت کے تمام اخبار اس صلاح کو پسند کرتے ہیں +

لنڈن - ۱۳ - مارچ - سر نارتھ کوٹ نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے پاس کوئی خبر ایسی نہیں پہونچی جس سے معلوم ہو کہ روسی فوج بمقام بولایر میں مورچہ بندی کر رہی ہی مگر یہ کہ فوج مقام مذکور سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر مقیم ہی۔ روسی فوج پھر شہر قسطنطنیہ کی طرف آ رہی ہی بلکہ نزدیک پہونچ گئی ہی۔ سلطنت ہنگری کی طرف سے ساٹھ ملین فلارن [illegible] جنگ کے واسطے منظور ہوا ہی +

مدراس ۱۲ - مارچ - پچیاپاز ہال میں آج شام کو ایک بڑا بھاری جلسہ درباب لائیسنس ٹیکس کے منعقد ہوا۔ اور اُس میں یہہ اعتراض پیش تھا کہ گورنمنٹ نے کیوں تمام رعایا پر ٹیکس نہیں لگایا اور کیوں سرکاری ملازم اس سے بری کئے گئے۔ اسکی بابت تجویز ہوئی کہ ایک عرضداشت بناراضی لائیسنس ٹیکس معرفت فاسٹ صاحب پارلیمنٹ میں بھیجی جاوے۔ اور یہہ بھی کہ پارلیمنٹ کے دیگر ممبران کے پاس بھی یہی مسودہ بھیجا جاوے جس وقت مکنزی صاحب و آذر صاحب نے تقریر کی تو حاضرین جلسہ نے بہت خوشی ظاہر کی +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۳ مارچ - افواہ ہی کہ گورنمنٹ انگلشیہ کا ارادہ ہی کہ جزیرہ مٹیلنی کو اپنے قبضہ میں کر لے +

کویٹہ ۱۳ - مارچ آج موضع بج سے جو کہ یہاں سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر کلان کلان توپیں پہنچ گئی ہیں اور کل سرولن کی طرف روانہ ہونگی۔ جو کہ سیبین اور کوئٹہ کے درمیان آمد و رفت بند تھی اب جاری ہو گئی۔ اور قندہار میں امن امان ہی +

لنڈن - ۱۴ مارچ - آج شام کو ہوس آف کامنس میں سر نارتھ کوٹ نے بیان کیا کہ اجماع کانگرس کی بابت خط و کتابت جاری ہی اور گورنمنٹ انگلشیہ کا ارادہ ہی کہ اگر روس تمام شرائط صلح کانگرس میں پیش نہ کرے تو کانگرس میں شامل نہ ہوگی سینٹ پیٹرزبرگ ۱۴ مارچ - یہاں افواہ ہی کہ زار روس تمام شرائط صلح کو کانگرس کے سامنے پیش نہ کرینگے +

لنڈن ۱۴ مارچ - سر نارتھ کوٹ نے بیان کیا ہی کہ اگر کانگرس میں کسی امر پر کہ جس میں گورنمنٹ انگلشیہ کے برخلاف پائی جاوے تو کثرت رائے پر کچھ لحاظ نہ ہوگا اور گورنمنٹ مذکور کثرت رائے پر اتفاق نہ کریگی +

یونان ۱۵ مارچ - یونان کے اخباروں میں شایع ہوا ہی کہ انگلینڈ کی اُس صلاح کو جو اُس نے درباب شمولیت یونان کے کانگرس میں دی تھی اُسکو [illegible] نامنظور کرتے ہیں +

لنڈن - ۱۵ مارچ - دیسی اخبارات کی آزادی کے بارے میں جو قانون مرتب ہوا ہی اور جسکا منشا یہہ ہی کہ دیسی اخبارات کی ازادی بند کیجاوے اسکو ٹائمس اخبار پسند کرتا ہی +

قسطنطنیہ ۱۵ مارچ - روسیوں کے چند توپخانہ شہر کوہی دروڈوستو میں پہونچ گئے +

لنڈن ۱۵ مارچ - انگلینڈ اور فرانس کے درمیان بدیں مضمون خط و کتابت جاری ہی کہ دو تو سلطنتیں ملکر ملک مصر کے آمد و خرچ کو دریافت کریں +

لنڈن ۱۵ مارچ - سلاطین یورپ کی کانگرس کے قایم ہونے میں کچھ شبہ ہی کہ شاید نہ ہو۔ ادہر جنگ کے واسطے تیاریاں ہو رہی ہیں ہوس آف کامنس میں آج رات کو امیر البحر انگلینڈ نے جنگی جہازات کے

اخراجات کا بجٹ پیش کیا اور یہہ بھی کہا کہ جو جنگی جہاز اب ہمارے پاس ہیں وہ ہر صورت میں کافی ہیں۔ سر نارتھ کوٹ نے بیان کیا کہ انگلینڈ کی خواہش ہے کہ تمام شرایط صلح زار روس کانگرس میں پیش کرے تاکہ معلوم ہو کہ وے شرایط کس قسم کی ہیں اور یہہ بھی معلوم ہو کہ کن کن شرایط کو خود زار فیصل کر سکتا ہے اور کن کن کو یورپ کے سلاطین ملکر فیصل کر سکتے ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۱۵ مارچ - جنرل اگناٹف و رؤف پاشا آج یہاں داخل ہو گئے +

لنڈن - ۱۶ مارچ - انگلینڈ کے جنگی جہاز جو گلی پولی میں کامرل صاحب کے ماتحت ہیں اُنکے ساتھ وے جہاز بھی جو خلیج بیسکا میں ہیں شامل ہو گئے - روسیوں نے ذکر کیا کہ کوئی کو جو اُن قلعوں کے نزدیک ہے جہاں کہ بلا کسی اور باسفورس دریا شامل ہوتے ہیں اپنے قبضہ میں کر لیا روسی فوج جو بلایر میں مقیم تھی اُسکے ساتھ اور فوج بھی آکر شامل ہو گئی ہے +

لنڈن - ۱۷ مارچ - پھر جنگ کے جاری ہونے کا احتمال کیا جاتا ہے - کیونکہ سینٹ پیٹرزبرگ میں افواہ ہے کہ یونان کو دیگر سلاطین کے موافق کانگرس میں حاضر ہونیکی اجازت نہیں دیجاتی - اگر یونان کسیقدر امورات کانگرس میں پیش کرے تو کسی دوسری سلطنت کی معرفت کرے - رؤف پاشا کی ملاقات بڑی دھوم دھام سے زار روس کے ساتھ ہو گئی - افواہ ہے کہ رؤف پاشا نے درخواست کی کہ ولنار [illegible] کو واپس دیا جاوے - اڈریانوپل و فلی پاپلس وارض روم و قسطنطنیہ میں بیماری پھیل رہی ہے +

لنڈن ۱۸ - مارچ - سینٹ پیٹرزبرگ میں ۱۷ مارچ کو شرایط صلح بر طرفین کے دستخط ہو کر عام طور سے شایع کئے گئے - اور دیگر سلاطین کو مضمون شرایط صلح سے اطلاع دی گئی - افواہ ہے کہ اسٹریا کے وزیر خارجیہ اور سفیر انگلینڈ میں جو مقام وینا میں مقیم ہیں انگلینڈ اور اسٹریا کے میل و ملاپ کے واسطے خط و کتابت جاری ہے - وزیر اسٹریا کا ارادہ ہے کہ اگر اسٹریا اور انگلینڈ میں میل و ملاپ نہ ہوا تو اپنے عہدہ سے استعفا دیدیگا - روسی فوج سن سٹیفانس کے پاس دریا کو عبور کر گئی اور اُن دیہات کو جو کری کالنس سے ملحق ہے اپنے قبضہ میں کر لی - باوجودیکہ باب عالی سے مخالفت کی گئی مگر روسی بیجک دیری کے متصل پہونچ گئے - قسطنطنیہ میں ہل چل پڑ رہی ہے +

لودیانہ

قصبہ جگرانوں کی منصفی سے ایک مثل گم ہو گئی ہے محکمہ مذکور کے ناظر و مثلخواں تا دستیابی مثل معطل کئے گئے - سنا جاتا ہے کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم دیا ہے کہ اگر مثل گم شدہ دستیاب ہوئی تو ہر دو کی موقوفی عمل میں آویگی ابھی تک سلسلہ تجویز ہے جیسا کچھ ہو گا درج اخبار کیا جاویگا +

اس ہفتہ میں اپنے شہر کے اکثر گلی کوچے صاف دیکھے یہہ سب توجہ داروغہ صفائی کی روز دھوپ کا معلوم ہوتا ہے اگر اسیطرح کوشش رہی تو تمام مکانات شہر کے صاف ہو جاوینگے اور گردوغبار ہو کر گئی کہ ہمی جھاڑو زیادہ صفائی کرتی ہے تو خبر -

دوشنبہ کی رات کو ہولی والوں نے ہولی پھونک کر تمام دن خاک دھول اڑائی +

لائسنس ٹیکس کی تشخیص جاری ہے بعض بعض محلہ وہ بعض صاحب جو اپنے آپکو تشخیص کے لائق بھی نہیں سمجھتے ہیں بیہر حال اُنکی طرح تحصیلدار صاحب کے پاس جھگڑنے کو بھی ہیں نہ محلہ ای گھر جو اُن سے پہنچی جاتا ہے بیچ ملائے ہوئے ہیں جنکا نتیجہ غریبوں کی بربادی ہے - باوجودیکہ جانتے ہیں کہ یہہ سب کچھ تحصیلدار صاحب کے خیال و قلم پر منحصر ہے مگر اپنا سوچ تحصیلدار صاحب کے سامنے جتلا اور غربا پر قیامت بھلا نہیں گئے - اگر تحصیلدار صاحب انکے خفیہ مخبروں کو جو گھر گھر پہنچکے لائق بھی نہیں ہیں الگ کر دیں تو خوب ہو کیونکہ بیسے لوگوں کی شنوائی سے محفوظ رہنا اچھا ہے - اور نیز اسباب پیچ چال رکھیں کہ بعض میر مجلس اپنا محلہ اور ضروری کام چھوڑ کر دوسرے کے محلوں میں دخل و منقولات دیتے ہیں تو کس غرض اور نیت سے +

کیفیت حفظان صحت پنجاب

معلوم ہوا کہ اس ہفتہ میں ۵۹۰۷ اموات درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۹۲۰۰ ہوئی تھیں - اس ملک میں تمام باعثوں سے جو اموات ہوئیں اُنکی اوسط سالانہ جو پچھلے دو ہفتوں میں ۲۳،۴ و ۲۴ فی ہزار تھی اس ہفتہ میں ۲۲،۶ رہی +

ہیضہ سے کوئی موت درج رجسٹر نہیں ہوئی +

چیچک سے ۵۰۵ اموات درج رجسٹر ہوئیں - ہفتہ گذشتہ میں ۵۱۵ ہوئی تھیں - اضلاع گرگانوہ و رہتک و کرنال میں اس مرض کی بڑی شدت رہی - ۴۳۳۹ اموات بخار سے درج رجسٹر ہوئیں - ہفتہ گذشتہ میں ۴،۸۰۵ ہوئی تھیں +

یکم دسمبر ۱۸۷۷ء سے ۲۶ جنوری ۱۸۷۸ء تک اضلاع گرگانوہ و حصار اور کانگڑہ میں علی الترتیب ۱۰۲ و ۲۰۶ اموات فاقہ کشی سے درج رجسٹر ہوئیں +

اوسط اموات قصبات پنجاب کی اُس مردم شماری سے نکالی گئی ہے جو ۱۸۶۸ء میں ہوئی مگر سوائے امرتسر و جالندھر کے جنکی مردم شماری اپریل ۱۸۷۵ء میں کی گئی اور لنڈن کی اُس سے جو اپریل ۱۸۷۱ء میں ہوئی اور جس میں ۱۸۷۸ء کے وسط تک ۷ سال و تین مہینے کی ایزادی اُس آبادی کے حساب سے کی گئی جو ۱۸۶۱ء و ۱۸۷۱ء کے مابین تھی +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا